السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص شعبان کی آخری تاریخ کو برصغیر پاک وہند سے سفر کر کے خلیج ہمالک جائے اور نصف النہار شرعی سے پہلے وہاں پہنچ جائے اور اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو

یا سحری کی ہو (برصغیر میں روزہ رکھنے کی نیت سے)

تو کیا یہ روزہ فرض شمار ہو گا یا نفل؟

چونکہ اس کی صبح صادق برصغیر میں ہوئی ہے جہاں اب تک رمضان کا چاند نظر نہیں آیا

یا صبح صادق راستہ میں ہوئی ہے

تو کیا اس کا یہ روزہ رمضان کا شمار ہو گا یا نہیں؟

نیز اس کو اس ایک دن کی قضاء کرنی ہو گی؟

(جواب کے منسلک ہے)

دار الافتاء
۲۵۸۰/۶۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مسئولہ صورت میں اگر شخصِ مذکور شعبان کی آخری تاریخ کو پاکستان سے سفر کر کے نصف النہار شرعی سے پہلے کسی خلیجی ملک پہنچ جائے جہاں رمضان کی پہلی تاریخ ہو اور اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اُس پر روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھنا شرعاً لازم ہے، اور اُس کا یہ روزہ رمضان کا فرض روزہ شمار ہوگا۔

في تبيين الحقائق (1/339):

المجنون إذا أفاق في بعض النهار حيث يجب عليه أن يصوم ذلك اليوم ويجب عليه قضاؤه إن لم يصم

في درر الحكام شرح غرر الأحكام (1/204):

(قوله ومجنون أفاق) يعني بعد فوات النية أما لو أفاق في يوم من رمضان قبل فوات وقت النية ولم يكن تعاطى مفطرا فنوى الصوم جاز عن الفرض في ظاهر الرواية؛

في البحر الرائق (2/312):

ثم في ظاهر الرواية فرق بين هذا وبين المجنون إذا أفاق في نهار رمضان قبل الزوال ولم يكن أكل شيئا ونوى الصوم جاز عن الفرض؛ لأن الجنون إذا لم يستوعب كان بمنزلة المرض والمرض لا ينافي وجوب الصوم بخلاف الصبا والكفر والحيض؛ لأنها منافية للصوم اهـ.

في العناية شرح الهداية (2/364)

المجنون إذا أفاق في يوم رمضان قبل الزوال والأكل ونوى الصوم يقع عن الفرض، ولو أفطر وجب عليه القضاء مع أن الصوم لم يكن واجبا عليه وقت طلوع الفجر

واللہ اعلم

محمد اُسامہ اسحاق

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/رمضان/۱۴۴۵ھ

۱۷/مارچ/2024ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/رمضان/۱۴۴۵ھ

۲۰/مارچ/2024ء

الجواب صحیح

حسین احمد عفی عنہ

۱۱/۹/۱۴۴۵ھ

دار الافتاء ۷۹/۲۵۸۰ ۱۳/۹/۱۴۴۵ھ ۲۴/۳/۲۰۲۴

نائب مفتی